21.6.78.

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

جلد ۲۷

شمارہ ۲۵

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر ۔ محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PH. 143516.

۱۵ رجب ۱۳۹۸ھ　　۲۲ احسان ۱۳۵۷ ہش　　۲۲ جون ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۹ احسان (جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۴ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی صحت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن سے اپنے مکتوبِ گرامی محررہ ۱۴ جون ۷۸ء بنام محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان میں تحریر فرمایا ہے کہ :-

"تمام جماعتِ ہندوستان کو میری طرف سے السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچا دیں ۔ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیابی سے چلانے کی توفیق عطا فرماتا جائے ۔ آمین"

احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام ہمام کا سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں فائز المرامی عطا فرمائے ۔ آمین ۔

٭ ۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ اَلحمدُ لِلّٰہ ۞

جماعتِ احمدیہ انگلستان کے زیرِ اہتمام "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر

لندن کی بین الاقوامی سہ روزہ کانفرنس کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوگئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی اجلاس میں زیرِ بحث موضوع پر ایک گھنٹہ تک خطاب فرمایا

ماریشس، لائبیریا، گھانا اور سیرالیون کے ہائی کمشنرز کے علاوہ شہر کے ممتاز زعماء کی شرکت!

کانفرنس کے انعقاد پر برطانوی چرچ میں شدید پریشانی اور تشویش کے آثار

برٹش کونسل آف چرچز کی طرف سے موضوعِ زیرِ بحث پر دوستانہ تبادلہ خیالات کی دعوت

دعوت کی قبولیت پر مشتمل حضور ایدہ اللہ کا کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں ایک اہم اعلان!

قبل ازیں اخبار بدر کی اشاعت مجریہ ۱۵ جون ۷۸ء میں لندن کانفرنس کے متعلق مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب کی زبانی جو کوائف موصول ہوئے تھے وہ شائع کئے جا چکے ہیں ۔ اب الفضل کی ۸/۶/۷ کی اشاعت میں جو مستند کوائف شائع ہوئے ہیں احباب کے ازدیادِ علم و ایمان کی خاطر ذیل میں نقل کئے جا رہے ہیں ۞

(ایڈیٹر بدر)

جماعتِ احمدیہ انگلستان کے زیرِ اہتمام "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لندن کے آڈیٹوریم میں ۲ جون کو جو بین الاقوامی کانفرنس شروع ہوئی تھی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین روز تک کامیابی سے جاری رہنے کے بعد ۴ جون کو نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی ۔

جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے روحانی سربراہِ اعلیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بین الاقوامی کانفرنس کے آخری اجلاس میں بنفسِ نفیس شرکت فرما کر انگریزی زبان میں ایک بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا ۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا ۔ اختتامی اجلاس میں ڈیڑھ ہزار کے قریب مہمانوں نے شرکت کی ۔ ان میں دنیا بھر کی جماعت ہائے احمدیہ کے مندوبین کے علاوہ ماریشس ۔ لائبیریا ۔ گھانا اور سیرالیون کے ہائی کمشنرز اور لندن شہر کے بعض ممتاز زعماء بھی شامل تھے ۔ اجلاس میں سینکڑوں کی تعداد میں غیر احمدی احباب اور عیسائی حضرات بھی تشریف لائے ہوئے تھے ۔ وہ بھی "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر حضور ایدہ اللہ کے بصیرت افروز خطاب سے مستفیض ہوئے ۔

اس بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد پر برطانوی چرچ میں اچھی خاصی ہلچل اور تشویش کے آثار منصۂ شہود پر آئے ۔ اور وہ اس طرح کہ برٹش کونسل آف چرچز کی طرف سے اس موقع پر ایک پریس ریلیز جاری کیا گیا جس میں جماعتِ احمدیہ کو زیرِ بحث موضوع پر دوستانہ تبادلہ خیالات کی دعوت دی گئی ۔ کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس نے برٹش کونسل آف چرچز کے جاری کردہ پریس ریلیز کا متن (مسلسل اگلے صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے ۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر : صدر انجمن احمدیہ قادیان ۞

پڑھ کر سُنایا ۔ اس کے جواب میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے رُوحانی سربراہِ اعلیٰ کی حیثیت سے ایک مختصر لیکن نہایت اہم اعلان فرمایا جس کے آخر میں حضور نے فرمایا ہم برٹش کونسل آف چرچز کے نمائندوں کے ساتھ تبادلۂ خیالات کی اِس دعوت کو قبول کرتے ہیں ۔ اور اسی نوعیت کے تبادلۂ خیالات کی رومن کیتھولک چرچ کو بھی دعوت دیتے ہیں ۔ اور تجویز کرتے ہیں کہ تبادلۂ خیالات کے یہ اجلاس لندن ، روم ، مغربی افریقہ کے ایک دارالحکومت اور ایشیا کے ایک دارالحکومت اور اِسی طرح ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں طرفین کی منظور کردہ تاریخوں اور شرائط کے مطابق منعقد ہوں ۔

اِس اہم اعلان کے بعد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر خطاب فرمایا جو تین بجے سے چار بجے سہ پہر تک جاری رہا ۔ آخر میں مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے کانفرنس کے کنویز کی حیثیت سے اِس امر پر خاص خوشی اور مسرّت اور ازحد ممنونیت کا اظہار کیا کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت و ذرّہ نوازی ان کی درخواست کو شرفِ قبول بخشا ۔ اور بنفسِ نفیس شرکت فرماکر اور بصیرت افروز خطاب سے نواز کر کانفرنس کو برکت بخشی ۔ انہوں نے کانفرنس کے مقررین، مہمانانِ کرام، مندوبین اور کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ کی انتظامیہ کا بھی بطورِ خاص شکریہ ادا کیا ۔ اِس طرح یہ سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی ۔ فالحمدُ للہ علےٰ ذٰلک ۔

اِس ضمن میں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیرِ مقامی کی خدمت میں جو کیبل گرام ارسال فرمایا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے :-

"لندن ۴ر جون ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدُ للہ ۔

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر سہ روزہ کانفرنس ۴ر جون کو کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ کے آڈیٹوریم میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اختتامی تقریر کے ساتھ کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی ۔ اختتامی اجلاس میں ڈیڑھ ہزار مہمانوں اور دُنیا بھر کی جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندوں نے شرکت کی ۔ اُن میں کئی سو کی تعداد میں غیر احمدی احباب اور عیسائی حضرات بھی شامل تھے ۔ مزید برآں ماریشس ۔ لائبیریا ۔ گھانا اور سیرالیون کے ہائی کمشنرز اور شہر کے ممتاز زُعماء بھی تشریف لائے ہوئے تھے ۔ حضورؑ نے اپنا خطاب یہاں کے مقامی وقت کے مطابق سہ پہر کو ۲ بجکر ۵۵ منٹ پر شروع فرمایا جو قریبًا ایک گھنٹہ تک جاری رہا ۔

قبل ازیں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے برٹش کونسل آف چرچز کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز کا متن پڑھ کر سُنایا جس میں کونسل کے نمائندہ نے جماعتِ احمدیہ کو دوستانہ تبادلۂ خیالات کی دعوت دی ہے ۔ پریس ریلیز کا متن اِس لحاظ سے خاص دلچسپی کا حامِل ہے کہ اس سے اِس حقیقت کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اِس کانفرنس کے انعقاد اور یورپ میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر چرچ کس درجہ پریشان اور مُشوّش ہے ۔ بعد ازاں اِس پریس ریلیز کے جواب میں حضور نے ایک مختصر لیکن بہت اہم اعلان فرمایا جس میں حضور نے فرمایا ۔ ہم برٹش کونسل آف چرچز کے نمائندوں کے ساتھ پرائیویٹ تبادلۂ خیالات کی دعوت قبول کرتے ہیں ۔ اور رومن کیتھولک چرچ کو بھی اِسی نوعیت کے تبادلۂ خیالات کی دعوت دیتے ہیں اور تجویز کرتے ہیں کہ ایسے اجلاس لندن ، روم ، مغربی افریقی دارالحکومت ، ایشیائی دارالحکومت اور اسی طرح ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اُن تاریخوں میں اور اُن شرائط کے مطابق منعقد ہوں جو باہمی صلاح مشورہ سے طرفین کے نزدیک قابلِ قبول ہوں ۔

آخر میں امام بشیر احمد خان صاحب رفیق نے اِس امر پر خاص خوشی و مسرّت اور ممنونیت کا اظہار کیا کہ حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت کانفرنس میں بنفسِ نفیس شرکت فرماکر اور اپنے خطاب سے سرفراز فرماکر اسے برکت بخشی ۔ انہوں نے کانفرنس کے مقررین ، مہمانوں اور کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ کی انتظامیہ کا بھی شکریہ ادا کیا ۔" (مرزا انس احمد)"

۴۵

قادیان میں مدرسہ احمدیہ کی تعمیر کیلئے اصحابِ ثروت سے اپیل

وُہ مدرسہ جس نے بڑے بڑے نامور عُلماء پیدا کیے

قادیان کا مدرسہ احمدیہ وہ مبارک ادارہ ہے جس کی بُنیاد ۱۹۰۶ء میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی تھی ۔ اور جس کی غرض یہ تھی کہ اس میں ایسے علماء پیدا کئے جائیں جو احمدیت اور اسلام کے پہلوان ہوں ۔ اور اسلام کے خلاف اعدائے اسلام کی بڑھتی ہوئی یلغاروں کو روک دیں اور اسلام کی سربلندی کے لئے دُنیا کے کناروں تک پہنچ کر تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیں ۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحبؓ ۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب ۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس ۔ اور حضرت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب وغیرہم علماء نے اسی مدرسہ میں تعلیم پاکر اسلام کی سربلندی کے لئے ایسی خدمات سرانجام دیں جو احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیں گی ۔ تقسیمِ مُلک کے بعد بھی اس مدرسہ نے باوجود نامساعد حالات کے علماء تیار کرنے کا کام جاری رکھا ۔ اور خدا کے فضل سے اِس وقت ہندوستان کے مختلف مقامات پر جو مبلّغین فریضۂ تبلیغ بجا لا رہے ہیں وُہ اسی مدرسہ سے فارغ التحصیل ہوکر نکلے ہیں اور آئندہ بھی یہ مدرسہ انشاء اللہ ایسے علماء تیار کرتا رہے گا ۔

اِس مدرسہ کے پاس جو بلڈنگ اس وقت موجود ہے وہ ضرورت کے مقابلہ پر ناکافی ہے اور مزید چار کمرے تعمیر کرنے کی ضرورت ہے ۔ جن میں سے ہر کمرے پر بارہ تیرہ ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے ۔ گویا مجموعی طور پر پچاس ہزار کے قریب خرچ کا اندازہ ہے ۔ چونکہ عمارتی سامان روز بروز مہنگا ہو رہا ہے اِس لئے ممکن ہے کہ اس سے بھی زیادہ خرچ ہو ۔

اللہ تعالےٰ نے جن احباب کو مالی لحاظ سے استطاعت بخشی ہے اُن سے نظارت ہذا درخواست کرتی ہے کہ وہ اس کارِ خیر کے لئے آگے آئیں ۔ اور کم از کم ایک ایک کمرہ کا خرچ برداشت کریں ۔ فی کمرہ اخراجات تیرہ ہزار کے قریب ہوں گے ۔ وہ دوست جنہیں اللہ تعالیٰ یہ توفیق بخشے گا اُن کے نام سنگِ مرمر کی پلیٹوں پر کندہ کرا کر اُن کمروں کی دیواروں میں نصب کئے جائیں گے جو اُن کے عطیات سے تعمیر ہوں گے ۔ تاکہ موجودہ اور آنے والی نسلیں اُن کے لئے دُعائے خیر کریں ۔

ناظر بیت المال آمد ۔ قادیان

لجنہ وناصرات کا دینی امتحان اب ۲۳ر جولائی کو ہوگا

اخبار بدر مجریہ ۱۵ر جون ۷۸ء میں لجنات وناصرات کے دینی امتحان کی تاریخ غلطی سے ۲۳ر جون شائع ہوگئی ہے ۔ تمام بہنوں کی اطلاع کے لئے وضاحت کی جاتی ہے کہ اب یہ امتحان مورخہ ۲۳ر جولائی کو منعقد ہوگا ۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ وناصرات اس کے مطابق تیاری کریں اور زیادہ سے زیادہ امتحان میں شریک ہوں ۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اعانت بدر

بدر کی گزشتہ اشاعت میں مکرم سید محمد شاہ صاحب بعنی کی طرف سے دُعائیہ اعلان میں اعانت بدر کی مد میں غلطی سے پانچ روپے شائع ہوئے ہیں ۔ جبکہ موصوف کی طرف سے زیر رسید نمبر ۱۳۶۱۲ مبلغ دس روپے مذکورہ مد میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہوئے ہیں ۔ احباب درستی فرمالیں ۔ (ایڈیٹر بدر)

۴۵ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کا اِس سفر میں حافظ وناصر ہو ۔ قدم قدم پر غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے اور رُوح القدس سے مدد فرمائے ۔ اور اِس اہم اور عظیم کانفرنس کے نہایت ہی خوشکن اور عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے ۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مغرب میں غلبۂ اسلام کا ایک نہایت ہی اہم اور نتیجہ خیز پیش خیمہ ثابت ہو ، آمین اللّٰھم آمین ۔

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت پر خدا تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ یہ مخلصین کی بڑی بھاری اکثریت پر مشتمل ہے

البتہ جیسا کہ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے مخلصین کے علاوہ کچھ منافق بھی ہوتے ہیں جو وساوس پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نفاق کے فتنہ سے محفوظ رکھے اور اپنے منعم علیہ گروہ میں شامل کرکے ہر قسم کے تکبر اور ریاء سے بچائے!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۵ ظہور ۱۳۵۶ ہش مطابق ۵ اگست ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ٥ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِىْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ٥

(التوبۃ آیت ۱۲۵ ۔ ۱۲۶)

اس کے بعد فرمایا:-

قرآن عظیم کے شروع میں ہی سورۃ بقرہ کی ابتداء قرآن کریم کی عظمت بیان کرنے کے بعد اس بات سے ہوئی ہے کہ اس عظیم کتاب کے بعد انسان تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک وہ جو صدقِ دل اور اخلاص کے ساتھ ایمان لانے والے ہیں اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت کے نتیجہ میں اسلامی تعلیم کے ہر حکم پر عمل کرنے والے ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور وہ اس کی رضا کی

جنتوں کے وارث

بنیں۔ ہدایت پائیں اور ایسی کامیابی ان کو ملے جس سے بڑھ کر کوئی کامیابی تصور میں نہیں آسکتی۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو انکار کرنے والا ہے۔ اور تیسرا وہ گروہ ہے جو منافقوں کا ہے۔ جیسا کہ فرمایا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ٥ (البقرہ آیت ۹)

یہ جو منافقوں کا گروہ ہے اس کے متعلق میں نے شروع میں جو آیات تلاوت کی ہیں۔ ان سے پہلی آیت میں سورتیں نازل ہونے کا ذکر ہے اور پھر اگلی آیت میں فرمایا کہ وہ لوگ جن کے دل میں بیماری ہے۔ اس سورۃ نے ان کے پہلے گناہ پر اور گناہ چڑھا دیے۔ یہاں تک کہ وہ ایسی حالت میں مریں گے کہ وہ کافر ہوں گے۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ان کی ہر سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ آزمائش کی جاتی ہے پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"جب کوئی ابتلاء یا آزمائش آتی ہے تو وہ انسان کو ننگا کرکے دکھا دیتی ہے۔ اس وقت وہ مرض جو دل میں ہوتی ہے۔ اپنا پورا اثر کرکے انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔"

پھر فرمایا کہ

فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا۔

اسی طرح آپ فرماتے ہیں کہ

"نفاق اور ریاء کاری کی زندگی لعنتی زندگی ہے۔ یہ چھپ نہیں سکتی۔ آخر ظاہر ہو کر رہتی ہے۔"

اُمّتِ محمدیہ کو یہ بشارت ملی اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنی بات کا پکا ہے۔ ان کے حق میں ان کو پورا کیا۔

بے انتہا آسمانی برکات

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپؐ کے دامن سے وابستہ ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیں۔ لیکن جو منافق ہے اسے یہ بات پسند نہیں۔ اس لئے جس وقت برکات کا نزول ہوتا ہے۔ جس وقت قربانیوں کا مطالبہ ہوتا ہے اور ایمان کی آزمائش ہوتی ہے کیونکہ آزمائش کے بعد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوا کرتے ہیں۔ محض ایمان کا دعوٰے کرنے سے تو اللہ تعالیٰ کے فضل نازل نہیں ہونے۔ پس جب ایمان کی آزمائش ہوتی ہے تو جو منافق ہے جس کے دل میں مرض ہے اس کا وہ مرض ننگا ہو کر سامنے آجاتا ہے۔ یہ تو درست ہے کہ بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی کسی نیکی یا خیر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے لئے توبہ کے دروازوں کو کھولتا ہے اور انہیں توفیق عطا کرتا ہے کہ وہ غلط راہ کو چھوڑ کر اپنے پیدا کرنے والے ربِّ کریم کی طرف واپس آئیں۔ لیکن بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اس آزمائش اور ابتلاء کے وقت میں ان کا گند ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور ان کا مرض کم ہونے کی بجائے اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ اور اس طرح پردہ یا تو اسلام کو چھوڑ دیتے ہیں اور یا اگر اسلام کے خلاف جو خفیہ سازش ہوتی ہے وہ خفیہ نہ رہنے کی وجہ سے اپنے اثر کو زائل کر دیتی ہے۔

سورۃ بقرہ میں منافقوں کے متعلق جو آیات ہیں ان میں بہت سی باتیں بیان ہوئی ہیں۔ پہلی تو یہ ہے اور یہیں سے یہ آیات شروع ہوتی ہیں۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۔ اس آیت سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ مومن یا ایمان کا دعوٰے کرنے والے

دو قسم کے لوگ

ہیں۔ ایک وہ جو احکام ظاہری کی بجا آوری کرتے ہیں اور ان کے اندر صداقت کی روح نہیں ہوتی۔ وہ احکام ظاہری کی بجا آوری کرتے ہیں اور اس پر ناز کرتے ہیں اور ان کی زندگی میں تصنّع اور نمائش اور ریاء کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو قرآن کریم کی اصطلاح میں منافق کہا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے وہ لوگ ہیں جن کی روح میں صفائی اور سادگی اور جن کی عقل میں بڑی تیز روشنی ہوتی ہے۔ وہ صاحبِ فراست ہوتے ہیں اور وہ سست اعتقاد لوگوں کی طرح نہیں ہوتے۔ ان کی اپنے ربّ سے ذاتی محبت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے کارِ خیر میں کوئی تصنّع نہیں ہوتا۔ عشق میں تو انسان مست ہوتا ہے تصنّع کرنے والا نہیں ہوتا۔ نمائش کس کے سامنے! جس کے لئے وہ کام کر رہے ہیں جس کے لئے وہ قربانیاں

دے رہے ہوتے ہیں، جس کے لئے وہ اسلامی تعلیم پر عمل کر رہے ہوتے ہیں وہ تو علام الغیوب ہے پھر نمائش کی کیا ضرورت ہے۔ نمائش کی ضرورت تو انہی کو ہوتی ہے جو خدا سے ہٹ کر کسی اور کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور جو دلوں کو جاننے والا ہے۔ اس کے سامنے ریا چل ہی نہیں سکتی۔ پس ذاتی محبت کے نتیجہ میں ان کے کاموں میں کوئی تصنع نہیں، کوئی نمائش نہیں، کوئی ریاء نہیں۔

ایک یہ گروہ ہے جو ایمان کا دعوےٰ کرتا ہے اور اپنے دعوےٰ میں سچا ہے تو یہ آیت مومن مخلص اور مومن، ایمان کا دعوےٰ کرنے والے منافق کے درمیان فرق کر کے دکھا رہی ہے۔ منافق اپنے آپ کو مومن تو کہتا ہے مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۔ ایمان کا دعویٰ بھی ہے اور مومن بھی نہیں کیونکہ احکام ظاہری اس دعویٰ کے نتیجہ میں ہیں اور

اللہ تعالےٰ کی ذاتی محبت

کا فقدان ہے۔ تصنع اور نمائش اور ریاء اس میں پائی جاتی ہے۔ احادیث میں منافقوں کی جو بہت سی علامات بتائی گئی ہیں وہ قرآن کریم کی ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بتائی گئی ہیں۔

دوسری چیز ہمیں یہ پتہ لگتی ہے کہ ان کو اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان نہیں ہوتا۔ کہتے ہیں کہ خدا پر ایمان لاتے ہیں لیکن خدا تعالےٰ کو علام الغیوب نہیں سمجھتے يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ دھوکہ خدا کو وہی دینا چاہتا ہے جو سمجھتا ہے کہ خدا دھوکے میں آسکتا ہے۔ تو ان کے ایمان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ بظاہر وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن اپنی چالاکیوں سے وہ یہ بتا رہے ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اور خدا کے صاحب فراست بندوں کے ساتھ دھوکا بازی سے کام لے رہے ہیں۔ تیسری چیز یہ بیان ہوئی ہے کہ ان کے اعمال کے نتیجہ میں ان کے دل کا نفاق ہر آن بڑھنے والی بیماری بن جاتا ہے اور توبہ کا دروازہ ان لوگوں پر بند ہو جاتا ہے چوتھی بات ان آیات میں یہ بتائی گئی ہے کہ وہ جھوٹ بولنے کے عادی ہوتے ہیں اور چونکہ وہ ہر چیز میں جھوٹ بولنے والے ہیں۔ اس لئے وہ اس کی نگاہ میں اس کے عذاب کے مستحق ٹھہرتے ہیں اور پانچویں یہ کہ وہ فتنہ اور فساد پیدا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ فساد کے معنی یہ کئے ہیں کہ وہ کفر اور شرک اور بدعقیدگی پھیلا کر فساد پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ایمان کا دعوےٰ ہے اور پھیلا رہے ہوتے ہیں کفر اور شرک۔ اور قرآن کریم پر

ایمان کا دعوےٰ

ہے اور قرآنی تعلیم کے خلاف۔ جو بدعقیدگی ہے اس کا پرچار کر رہے ہوتے ہیں۔ اور ان کا دعوےٰ یہ ہوتا ہے کہ ہم مصلح ہیں (یہ نمائش ہے نا) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ مصلح نہیں بلکہ مفسد ہیں اور وہ بدعقیدگی کو پھیلا کر فساد پیدا کرتے ہیں۔

اسلام کی عظیم جدوجہد کے ساتھ منافق لگا ہوا ہے اور اس وجہ سے ہماری جماعت میں بھی منافق ہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے ایک خطبہ میں بتایا تھا منافق متشابہات کو پکڑ کر بدعقیدگی پھیلاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں، آپ کے ارشادات میں بعض بڑی واضح ہدایتیں ہیں بیّنات ہیں۔ تفسیر قرآنی کے حصے ہیں۔ لیکن اس کی بجائے وہ متشابہات والا حصہ لے لیتے ہیں اور مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ۔ (آل عمران آیت ۸) جو اسلامی تعلیم کی جڑ ہے اس کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ حالانکہ میں نے بتایا تھا کہ قرآن کریم میں متشابہات کا پایا جانا قرآن کریم کی عظمت کی دلیل ہے۔ یہ بات اس کے نقص کی طرف اشارہ نہیں کرتی۔ کیونکہ قرآن کریم میں جو اللہ کا کلام ہے معانی کے لحاظ سے اس میں ہزارہا بطون بلکہ بے شمار اور اَن گنت بطون پائے جاتے ہیں۔ یہ تو خدا کا کلام ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو چیز قدرت خداوندی کے ہاتھ سے خلق ہوئی ہے اس کی صفات بھی غیر محدود ہیں اور اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا ہزاروں سال سے علم میں ترقی کرتی چلی آرہی ہے اور محققین اور سائنسدانوں میں سے جو سمجھدار اور عقلمند ہیں وہ کھل کر یہ بیان کرتے ہیں کہ اتنی ترقی کے باوجود ہم ایسے ہی ہیں جیسے سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر ہم پانی کے متعلق کوئی بات کر رہے ہوں۔ اور جو اصل سمندر ہے، اپنی پوری وسعتوں کے ساتھ اور پوری گہرائی کے ساتھ

اپنے پورے فوائد کے ساتھ

اس کے مقابلے میں ہمارا علم بہت محدود ہے۔ پس متشابہات جن کا صحیح علم اللہ تعالےٰ کو ہی ہے جیسا کہ کہا گیا ہے

مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ (آل عمران آیت ۸)

اگر یہ نہ ہوتے۔ اگر قرآن کریم میں فقط آیات محکمات ہی ہوتیں تو لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ آیت ۸۰) قرآن کریم کا دعوےٰ نہ ہوتا۔ یعنی یہ کہ امت محمدیہ میں ایسے مطہرین پیدا ہوں گے جو اپنے اپنے زمانہ اور علاقہ کی ضرورتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ سے اسرار روحانی سیکھ کر آگے لوگوں کو بتائیں گے۔ غرض منافق بدعقیدگی پھیلاتا ہے اور متشابہات کے غلط معانی کر کے اور ان کو حقیقت سے دور لے جا کر فتنہ پیدا کرتا ہے اگر تاریخ کی مثالیں دی جائیں تو مضمون بہت لمبا ہو جائے گا۔

پھر سورۂ بقرہ کی ان آیات میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ متکبر ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو کچھ سمجھتے ہیں اور مصلح ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں اور جب انہیں کہا جائے کہ دیکھو جو حقیقتاً مخلص اور مومن ہیں تم بھی اسی طرح کے ایمان کا اظہار کرو، تکبر اور ریاء وغیرہ تمہاری زندگی میں کیوں آگئے ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو سارے بے وقوف ہیں گویا اپنے تکبر کے نتیجہ میں وہ جماعت مخلصین کو بے وقوف اور احمق سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو بڑا عقلمند اور بہت بلند سمجھتے ہیں اور ان کو لیڈر بننے کا شوق ہوتا ہے اور جماعت مومنین کو وہ بڑی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سورۂ فاتحہ میں جو اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے گروہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے اور اپنی شان میں

اُمّتِ محمدیہ میں دو گروہ

ہیں۔ ایک وہ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت حاصل کی اور صحابہؓ کا گروہ کہلایا اور دوسرے وہ جو اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (سورۃ الجمعہ آیت ۴) کے ماتحت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بالواسطہ تربیت یافتہ ہیں۔ ان دونوں گروہوں میں بڑی کثرت کے ساتھ خدا تعالےٰ سے پیار کرنے والے بےنفس وجود ہیں۔ جن کے متعلق یہ ظاہری نہیں ہوتا کہ ان کے دل میں اپنے رب کے ساتھ کتنا پیار اور عشق ہے۔ مجھے اپنے مقام کے لحاظ سے احمدیوں سے بہت واسطہ پڑتا ہے۔ ایسا اخلاص ہے ان میں اور اتنا چھپ کر ان کے مخلصانہ کارنامے ہیں کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ میرے سامنے تو وہ بیان کر دیتے ہیں۔ یہ گروہ ساری دنیا میں ہی پھیلا ہوا ہے۔ کینیڈا کے ایک دوست مجھے خط لکھتے رہتے ہیں۔ میرے وہم و گمان میں کبھی نہیں آسکتا تھا کہ وہ اتنی مالی قربانی دینے والے ہیں۔ میں نے وہاں بات کی تھی کہ مجھے پتہ لگنا چاہیئے کہ تم قربانیاں کیا دیتے ہو تو انہوں نے میرے یہاں آنے کے بعد پچھلے سال مجھے خط لکھا کہ آپ نے کہا ہے اس لئے میں بتاتا ہوں کہ میں یہ قربانی دے رہا ہوں ورنہ کسی کو پتہ نہیں تھا سوائے لینے والوں کے، ان کو بھی خیال نہیں ہوتا ہو گا۔ غرض مُنعَم عَلَیہِم کے گروہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک تو صحابہؓ کا گروہ ہے۔ جنہوں نے براہِ راست اور بلاواسطہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے تربیت حاصل کی۔ اور ایک وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ والا گروہ ہے۔ یعنی مہدیٔ معہود کی جماعت جن کی تربیت خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اپنے ایک بروز کے واسطے کے ذریعہ اور یہ جماعت ایسی ہے جس کے اندر اپنی اپنی صلاحیت اور استعداد کے مطابق بڑی کثرت کے ساتھ

خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والے

اور اللہ تعالیٰ سے انعام حاصل کرنے والے پائے جاتے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں افراد جماعت احمدیہ میں سچی خوابیں دیکھنے والے ہیں کہ خدا کی شان نظر آتی ہے۔ کچھ مجھے دعاؤں کے لئے لکھتے ہیں کیونکہ بعض خوابیں مطالبہ کرتی ہیں کہ دعائیں کی جائیں اور کچھ اس لئے لکھتے ہیں کہ اَلْمُؤْمِنُ یَرٰی وَ یُرٰی لَہٗ۔ بعض دفعہ خواب دیکھنے والے کو اس کی تعبیر سمجھ نہیں آتی۔ اس واسطے وہ مجھے لکھتے ہیں کہ یہ خواب دیکھی ہے ہمیں تو سمجھ نہیں آرہی کہ اس کی کیا تعبیر ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ کا ایک فضل جماعت پر اس طرح ہے کہ ایک غیر ملک کے دوست نے ایک خواب دیکھی جس کی تعبیر ان کو سمجھ نہیں آئی انہوں نے میرے سامنے بیان کی۔ میں نام نہیں لوں گا کہ کس ملک کے متعلق تھی۔ میں نے ان کی خواب سن کر پوچھا کہ فلاں علاقے میں یہ زبان بولی جاتی ہے؟ تو انہوں نے حیران ہو کر میرا منہ دیکھا کیونکہ بظاہر مجھے نہیں علم ہونا چاہیئے تھا کہ اس علاقے میں وہ زبان بولی جاتی ہے تو وہ کہنے لگے ہاں۔ میں نے کہا کہ پھر تمہاری اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ اس علاقے میں جلد احمدیت پھیلے گی۔ غرض بڑی کثرت سے خوابیں دیکھتے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں مجھے علم ہے کہ کوئی دو دن کے بعد پوری ہوئی کوئی دو سال کے بعد پوری ہوئی۔ کوئی پانچ سال کے بعد پوری ہوئی۔ خدا اپنی شان دکھاتا ہے۔ ہمیں تو پل بھر کی خبر نہیں، جو خواب کل کی خبر بھی دے اور وہ پوری ہو جائے۔ وہ سوائے خدا کے اور کوئی نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ علام الغیوب، صرف اسی کی ذات ہے اور وہی بتاتا ہے۔

اس زمانہ کے متعلق پہلوں نے کہا ہے کہ اس وقت بچے بھی نبوت کریں گے یعنی لغوی معنی کے لحاظ سے

خدا تعالیٰ سے علم پاکر

واقعات کی اطلاع دیں گے۔ اب بچے نے ارسطو کی فلاسفی تو نہیں بتانی۔ ابھی اس کا ایسا دماغ ہی نہیں۔ ۱۹۷۴ء میں جو ملاقاتیں ہوتی تھیں ان میں بچے بھی بڑی کثرت سے آتے تھے۔ میں ان سے پوچھتا رہا ہوں تو ہر چھوٹا سا گروہ سو دو سو کی جماعت جو مجھے ملتی تھی۔ اس کے بچوں میں سے اکثر ہاتھ اٹھا دیتے تھے کہ جی ہاں ہم نے سچی خوابیں دیکھی ہیں۔ اس وقت بڑا مزہ آتا تھا کہ ہزار ہا سال پہلے مہدی کی جماعت کے متعلق جو خبر دی گئی تھی اس میں یہ بتایا گیا تھا لیکن آج منافق یہ کہتا ہے عملاً بعض منافقوں نے کہا مجھے رپورٹ ملی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت خدا سے بالکل دور ہو گئی اور خدا کا اس سے کوئی تعلق نہیں رہا اناللہ و انا الیہ راجعون۔ جس کا مطلب ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بعثت کے مقصد میں ناکام ہو گئے (نعوذ باللہ) آپ کو تو خدا نے یہ کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو یہ بشارت دی گئی تھی کہ آپؐ کے ذریعہ بنی نوع انسان کو اُمّتِ واحدہ یعنی ایک اُمّت بنا دیا جائے گا وہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روحانی فرزند کی حیثیت سے

ایک خادم کی حیثیت سے تمہارے ذریعہ سے اس زمانہ میں پوری کریں گے۔ قرآن کریم میں آیا ہے کہ اُمّت واحدہ بنا دیا جائے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جو پیشگوئی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جو بشارت دی گئی ہے۔ اس کے متعلق پہلوں نے بھی کہا ہے کہ یہ مہدی کے زمانہ میں ہو گا کیونکہ پہلے حالات ایسے تھے کہ اُمّت واحدہ بن ہی نہیں سکتے تھے ایک دوسرے سے واقفیت نہیں تھی۔ بہت سی آبادیاں ایسی تھیں جو ایک دوسرے کو جانتی بھی نہیں تھیں۔ امریکہ کے بسنے والوں کو یہ پتہ نہیں تھا کہ یورپ میں کوئی انسان بس رہا ہے یا نہیں اور یورپ والے جب ایک حد تک ترقی بھی کر گئے تھے تب بھی ان کو پتہ نہیں تھا کہ امریکہ میں آبادیاں ہیں۔ ان کے ساتھ کوئی ملاپ وغیرہ نہیں تھا۔ پھر خدا نے دنیا میں ملاپ کے سامان پیدا کئے۔ ہوائی جہاز آ گئے اور جو سالوں کے فاصلے تھے وہ گھنٹوں کے اندر طے ہونے شروع ہو گئے۔ مطبع خانے، چھاپہ خانے بن گئے۔ کتابیں چھپنے لگ گئیں اور پھر کتابوں کے پہنچانے کے سامان ہو گئے وغیرہ وغیرہ ہزارہا ایسی چیزیں پیدا ہو گئیں کہ جو انسان کو مادی لحاظ سے اکٹھا کرنے والی تھیں اور اس وقت خدا تعالیٰ نے اپنے اس روحانی منصوبے کے سامان

پیدا کر دیئے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے انسان بحیثیت نوعِ انسانی جمع ہو جائیں گے اور یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا ہے اور منافق کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ آپ اپنی بعثت میں ناکام ہو گئے اور جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ سے بالکل دور ہو گئی۔

جہاں خدا تعالیٰ کا فضل زیادہ ہو وہاں نفاق بھی سر اٹھاتا ہے۔ یہ یاد رکھو۔

اب مثلاً امریکہ ہے وہ بڑی دیر سے دور پڑا ہوا تھا وہاں ہر چیز سوئی ہوئی تھی۔ میں نے جب وہاں کا دورہ کیا تو میں نے انہیں جگایا۔ میں نے ان کو سمجھایا۔ میں نے پیار سے ان کو بتایا کہ تمہاری یہ ذمہ داریاں ہیں ان کی طرف توجہ دو اور ان کے اندر ایک زندگی کی روح پیدا ہوئی۔ میں نے ان کے لئے جو

سات سالہ منصوبہ

بنایا تھا اس کے ساتویں حصّہ کی بجائے ایک سال میں اس کا قریباً تیسرا حصّہ پورا ہو گیا۔ پھر میں نے کہا تھا اور اس کے لئے وہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ کم از کم دس لاکھ کی تعداد میں امریکہ میں تم اگلے دس سال میں پھیلاؤ۔ یہ کام بھی انہوں نے بڑے زور و شور سے شروع کیا ہے ایک زندگی ان کے اندر پیدا ہو گئی ہے اور زندگی کے پیدا ہوتے ہی وہاں سے بھی ایک منافق نے یہاں سرکلر لیٹر بھیج دیا۔ جس میں ایک یہ استہزاء کیا ہے جیسا کہ ذکر آتا ہے کہ ہم تو استہزاء کر رہے تھے۔ کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کے مبلغین کے متعلق کہہ دیا ہے کہ یہ بھی تجدید دین کا کام کر رہے ہیں اور استہزائیہ رنگ میں لکھا۔ میں نے تو نہیں کہا۔ میرے خدا نے کہا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہدیؑ کے وقت میں فدائیین کی، خدا کے پیاروں کی ایک جماعت دی جائے گی اور وہ تو مل گئی ہے۔ تمہارے نفاق یا تمہاری اس قسم کی فتنہ پردازیوں سے حقائق تو نہیں چھپائے جا سکتے۔ وہ جماعت اپنا کام کر رہی ہے اور منافق اپنا کام کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بندوں کے لئے ایک یہ بھی تازیانہ ہوتا ہے کہ اونگھو نہیں۔ سست نہ بنو بلکہ

اپنے کام میں لگے رہو

تیزی کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ۔

پھر منافق کہتے ہیں کہ جی ہم مصلح ہیں۔ تم مصلح کیسے بن گئے؟ مصلح تو وہ ہوتا ہے جسے خدا مصلح بنائے اور خدا نے تو کہا ہے کہ لَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ (النجم آیت: ۳۳) اور یہ بھی کہا ہے تم یہ بھی نہ کہو کہ ہم اپنے زور سے جنت میں چلے جائیں گے۔ یہ کلیہ بنا دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو کہا کہ تم یہ نہ سمجھنا کہ تم اپنے زور سے خدا کی جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔ خدا کے فضل محض خدا کے فضل سے تم جنت میں جا سکتے ہو۔ اپنے زور سے، اپنے کسی عمل سے، اپنی کسی کار خیر سے تم جنت میں نہیں جا سکتے اور یہ اپنی جگہ ایک حقیقت ہے لیکن جہاں مومن عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے خدا کے لئے ایثار بھی کرتا ہے اور عاجزی اور تواضع کی راہوں کو بھی اختیار کرتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ اس کے لئے رفعتوں کے سامان بھی کرتا ہے۔ اپنے قرب کے سامان بھی پیدا کرتا ہے۔ اپنی رحمتوں سے بھی نوازتا ہے۔ منعم علیہ گروہ میں بھی شامل کرتا ہے۔ ہر صلاحیت کا پیمانہ بڑی کثرت کے ساتھ اس زمانہ میں بھر گیا ہے جیسا کہ کہا گیا تھا کہ مہدیؑ بڑی کثرت سے روحانی خزائن دے گا۔ خزانے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور تقسیم کرنے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم ہیں۔ ایک روحانی فرزند ہیں۔ اور کہا گیا تھا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خزانے اسی کثرت سے تقسیم کئے جائیں گے کہ لوگ لینے سے انکار کریں گے یعنی ان کی صلاحیتوں کا جو پیمانہ ہے وہ بھر جائے گا پھر ان میں لینے کی گنجائش ہی نہیں ہو گی لیں گے کہاں سے۔

منافق ایک فتنہ اس طرح پیدا کرتا ہے کہ جی جماعت ختم ہو گئی اب

اگلی صدی کا مجدّد

آجائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے فرمایا

ہے۔ اس کے متعلق میں علیحدہ نوٹ تیار کر رہا ہوں کسی وقت آپ کے سامنے آجائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے صرف صدی کا مجدد نہیں بنایا بلکہ دُنیا کی زندگی کے جو ایک ہزار سال باقی رہ گئے ہیں۔ دنیا کی زندگی کے اس ہزار سال کے لئے مجھے مجدد بنایا ہے اور امام آخر الزمان بنایا ہے اور میں اس سلسلۂ خلافت کا آخری خلیفہ ہوں جیسا کہ قرآن کریم نے بتایا ہے وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ (المرسلٰت آیت: ۱۲) میرے آنے کے ساتھ وہ ساری تعداد پوری ہو گئی اور پتہ لگ گیا کہ کتنوں نے آنا تھا (بہت سے حوالے میں پھر تفصیل کیساتھ بتائیں گے)۔ منسوب ہوتے ہوئے ہم جماعت احمدیہ کی طرف اور جس نے مہدویت کا دعویٰ کیا اس کا دعویٰ تو یہ ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے آخری ہزار سال کے لئے خلیفہ بنا دیا اور اس دنیا کی ہمارے آدم کے ابناء کی جو عمر رہ گئی ہے اس کے لئے مجدد بنایا اور تم اس کی طرف منسوب ہونے والے کہتے ہو کہ جماعت ختم ہو گئی اب اگلی صدی کا مجدد آجائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دُنیا کی عمر کے بارہ میں بڑی بحث کی ہے کہ پہلوں نے یہ کہا۔ قرآن کریم میں یہ ہے۔ سورۂ عصر سے خدا تعالیٰ نے مجھے یہ سمجھایا اور آپؑ نے حوالے دے کر ثابت کیا ہے کہ اب دُنیا کا ایک ہزار سال باقی رہ گیا ہے اور اس ہزار سال کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے مجدد بنایا ہے۔ یہ عظیم مجدد جس کو ایک ہزار سال کے لئے

اُمّتِ محمدیہ کا مجدد

بنایا گیا۔ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ کے ماتحت آخری خلیفہ اور مسیح موعود بنایا گیا جس کے سپرد نوع انسانی کو اُمّت واحدہ بنانا کیا گیا اور آپؑ نے بتایا ہے کہ اُمّت واحدہ بنانے پر تین سو سال سے زیادہ زمانہ نہیں لگے گا اور جیسا کہ میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ میرے نزدیک تو ہماری کامیابی کا زمانہ جسے قریباً آخری کامیابی کہنا چاہیئے وہ دوسری صدی ہے جس کے لئے صد سالہ جوبلی فنڈ بھی قائم ہوا اور صد سالہ جوبلی کا منصوبہ بھی تیار ہو رہا ہے جس صدی کا ہم نے استقبال کرنا ہے۔ اسلام کے غلبہ کی صدی! اس اسلام کے غلبہ کی صدی، نوع انسانی کے اُمّت واحدہ بن جانے کی صدی آرہی ہے۔ تو یہ ساری پیشگوئیاں اور یہ سارے مقاصد ختم ہو گئے اور ایک منافق کی بڑھ کی طرف ایک مومن کان دھرے گا؟ یہ تو ویسے ہی نہیں ہو سکتا۔ میں بھی جانتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کس قسم کی ہے لیکن ان کے لئے دُعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ان کے لئے توبہ کا دروازہ بند نہ کرے کیونکہ بہت سے منافقوں کو خدا تعالیٰ نے توبہ کی توفیق دی اور پھر انہوں نے قربانیاں دیں بلکہ بہت سے کافروں کو توبہ کی توفیق دی اور انہوں نے قربانیاں دیں۔

بتا میں یہ رہا ہوں کہ ... خدا تعالیٰ ترقیات کے نئے جلوے ظاہر کرتا ہے اور اپنی صفات کے جلوے ظاہر کر کے جماعت کے لئے

ترقیات کے سامان

پیدا کرتا ہے تو اس وقت مفسد گروہ کے افراد کے اندر بھی ایک زندگی کی حرکت پیدا ہوتی ہے۔ میں نے جو پہلی آیات پڑھی ہیں ان میں اسی کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ۔" (البقرہ آیت: ۱۵)

کہ جب وہ مومنوں کے سامنے جاتے ہیں تو ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا کا صرف یہ مطلب نہیں کہ زبان سے کہتے ہیں بلکہ احکام کی ظاہری پابندی بھی کر لیتے ہیں مثلاً مسجد میں آکر نماز پڑھ لیں گے (یہ بھی اپنے ایمان کا اظہار ہے) تھوڑی سی مالی قربانی ہے تو اس میں شامل ہو جائیں گے۔ ظاہری طور پر روزہ رکھ لیں گے لیکن روح ان کے اندر نہیں ہوگی اور جب وہ شیاطین کے پاس، مفسدین کے سرداروں کے پاس، نفاق کے سرداروں کے پاس جائیں گے تو کہیں گے کہ ہم تو مذاق کر رہے تھے ہم تو اصل میں تمہارے ساتھ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جب تک کوئی پورے طور پر قرآن مجید پر عمل نہیں کرتا تب تک وہ پورا پورا اسلام میں داخل بھی نہیں ہو سکتا۔ پس دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پورا پورا اسلام میں داخل کرے اور

دُعا کرنی چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ نفاق کے فتنہ سے ہمیں محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ منعم علیہ گروہ میں ہمیں شامل کرے اور منعم علیہ گروہ میں شامل کرنے کے بعد کسی قسم کا تکبر اور نمائش اور ریاء ہمارے اندر پیدا نہ ہو کہ ہم اس کے قرب کے حصول کے بعد پھر دھتکارے جائیں اور پرے پھینک دیئے جائیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا پیار ایک دفعہ حاصل کرنے کے بعد ساری زندگی ہمیں خدا کا پیار ملتا رہے۔ ساری زندگی ــــ اس دُنیا کی زندگی میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ ہم سے راضی رہے اور اس کے پیار کے جلوے ہماری زندگیوں میں ظاہر ہوتے رہیں۔ ٭٭٭

اخبارِ قادیان

٭ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ، مورخہ ۱۶/۶/۷۸ کو دہلی سے قادیان تشریف لائے۔ موصوف کے دونوں گھٹنوں میں کچھ عرصہ سے زیادہ تکلیف چل رہی ہے۔ دہلی میں ان کی اہلیہ محترمہ بھی تاحال شدید طور پر بیمار چلی آرہی ہیں ہر دو کی صحتِ کاملہ کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

٭ مورخہ ۹/۶/۷۸ کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد مبلغ تنزانیہ و کینیا (مشرقی افریقہ) نے دلچسپ تبلیغی حالات سنائے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف چند دن ہوئے اپنے والد محترم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش سے ملاقات اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لائے ہیں۔

٭ گزشتہ دنوں مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب درویش کی اہلیہ محترمہ کو دل کا دورہ پڑا فوری طور پر طبی امداد بہم پہنچائی گئی اور طبیعت کافی حد تک بہتر ہو گئی۔ مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ہمراہ پاسپورٹ پر اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کی غرض سے پاکستان گئے ہوئے ہیں۔

٭ مورخہ ۱۵/۶/۷۸ کو مکرم مبارک احمد صاحب بٹ کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "تسنیم احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کا نواسہ ہے۔ احباب نومولود کے نیک اور خادمِ دین بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔

٭ عزیز عبدالرؤف نیر ابن مکرم مولوی عبدالحمید صاحب مومن درویش کی پُشت پر پھوڑا ہو جانے کے باعث غرض اپریشن امرتسر ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب عزیز کی کامل صحت کیلئے دُعا فرمائیں۔

٭ مورخہ ۱۲/۶/۷۸ کو صداقت گروپ اور مورخہ ۱۸/۶/۷۸ کو امانت گروپ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے۔ ٭٭

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم عبدالغفور صاحب چنتہ کنٹہ، اعانت بدر میں ۱۵/- روپے۔ شکرانہ فنڈ میں ۲۰/- روپے اور مساجد فنڈ میں ۲۰/- روپے ارسال کرتے ہوئے اپنے بیٹے لئیق احمد کی صحت و سلامتی کے لئے تمام دوستوں سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۲۔ مکرمہ اعجاز فاطمہ صاحبہ لودھی پور سے عزیزہ مسعودہ بیگم اور انکے بھائی حبیب احمد اور والدہ صاحبہ کی شفایابی اور کامل صحت کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ موصوفہ نے اعانتِ بدر میں ۲/- روپے ادا کئے ہیں جزاھا اللہ تعالیٰ۔ **امیر جماعت احمدیہ قادیان**

۳۔ ہمارے ایک مخلص اور جوشیلے احمدی نوجوان مکرم سید اقبال پاشاہ صاحب ساکن بنگلور نے حال ہی میں اپنا نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ موصوف نے مبلغ ۵/- روپے درویش فنڈ میں ادا کرتے ہوئے احباب جماعت سے اپنے کاروبار میں برکت کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انکے لئے اس کاروبار کو بابرکت کرے۔ خاکسار: خورشید احمد انور انسپکٹر بیت المال

۴۔ میرے خسر محترم قاضی شریف احمد صاحب ساکن ملتان کی ایک آنکھ کے موتیا بند کے نیچے کا پردہ پھٹ رہا ہے۔ احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار: مستری دین محمد درویش

۵۔ مکرم نثار احمد صاحب لون کاٹپورہ (کشمیر) کے معدہ کا اپریشن ۲۰ جون کو سرینگر میں ہو رہا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور کامل صحت کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد ایوب ساجد مبلغ آسنور (کشمیر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا مبارک تبلیغی سفر یورپ

اہم دینی اور جماعتی مصروفیات ـ مختلف مواقع پر حضور ایدہ اللہ کے زرّیں ارشادات

۱۰ تا ۱۳ مئی ۱۹۷۸ء

فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) ۱۰ مئی۔ حضور مشن ہاؤس میں فروکش ہیں یہاں مختصر قیام ہے۔ لنڈن کانفرنس میں تقاریر کی تیاری کے ساتھ ساتھ جرمنی کے مختلف قصبات اور شہروں میں بکھرے ہوئے جماعت کے دوستوں سے ملاقاتوں کے ذریعہ ان کی تربیت اور اصلاح کا اہم مقصد حضور کے پیش نظر ہے چنانچہ ان دنوں احباب جماعت سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے حضور کی تشریف آوری یہاں کے مقامی اور غیر مقامی احمدیوں کے لئے حقیقتاً خوشی کا پیغام لائی اور ان میں مسرّت کی لہر دوڑ گئی چنانچہ اس موقع پر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ الودود کے ساتھ جس محبت اور اخلاص اور جوش و محبت کا مظاہرہ کر رہے ہیں وہ قابلِ رشک ہے جزاہم اللہ تعالیٰ خیراً

۱۰ مئی بعد دوپہر جب حضور یہاں پہنچے تو تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد مسجد میں تشریف لائے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں اور پھر قریباً نصف گھنٹہ تک اپنے خدام میں بارونق افروز رہے صلیب سے حضرت مسیح علیہ السلام کی نجات کے موضوع پر گفتگو ہوتی رہی۔ حضور نے فرمایا کفنِ مسیح کی نہ تو کوئی خاص اہمیت ہے اور نہ اسے کوئی اہمیت دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے علاوہ بھی بہت سے شواہد موجود ہیں جو حضرت مسیح کے صلیب سے بچ نکلنے کی واضح دلیل ہیں۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور جماعت احمدیہ کا فرض

حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیب سے نجات کی جو نئی شہادتیں منظرِ عام پر آئی ہیں ان کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا یہ اتنی واضح شہادتیں ہیں کہ کسی کو ان سے مجالِ انکار نہیں۔ مگر جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ آجاتے اس وقت تک یہ ضروری تھا کہ لوگوں کی عقلوں پر پردہ پڑا رہے اور یہ باتیں سامنے نہ آئیں اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا زمانہ شروع ہو چکا ہے اسلام کے عالمگیر غلبہ کے دن قریب ہیں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنا نمونہ ایسا عمدہ بنا لیں کہ جس سے ایک تو ہماری عاقبت سنور جائے اور دوسرے یہ کہ اسلام سے دنیا متعارف ہو جائے اس پر کچھ زیادہ خرچ بھی نہیں آتا۔ بس گندی عادتوں سے بچنے کی ضرورت ہے فرمایا خدا تعالیٰ نے دنیا کی ہر چیز کو انسان کی خدمت کے لئے بنایا ہے اب یہ انسان کا کام ہے کہ وہ اپنی فطری استعدادوں کی صحیح نشوونما کرکے نیکی کی راہ اختیار کرے یا اپنی فطرت کے خلاف کام کرکے گناہگار ٹھہرے آپ نے فرمایا میں یہاں کے ہر احمدی کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلام کا ایک مثالی نمونہ بننے کی کوشش کرے اس میں اس کی اپنی بھلائی اور اسلام کی ترقی کا راز مضمر ہے۔

قابلِ دید مقامات کی سیر

شام کے وقت حضور ایدہ اللہ یہاں کی ایک مشہور اور خوبصورت سیرگاہ AOUHR BERG تشریف لے گئے جو ایک اونچی جگہ پر واقع ہے یہاں سے شہری آبادی دور تک نظر آتی ہے ایک دو جگہ ڈھلوانوں پر انگور کی تازہ بیلیں دیکھ کر حضور نے ان میں دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ مکرم امام منصور احمد خان صاحب، ہمارے نومسلم بھائی عبد اللہ صاحب برادرم مبشر باجوہ صاحب، شریف خالد صاحب، اسماعیل صاحب خالد اور حمید الرحمٰن خان صاحب بھی حضور کے ہمراہ تھے۔

۱۱ مئی حضور کے قیام کے سلسلہ میں خدام بڑی تندہی سے خدمات بجا لانے میں مصروف رہتے ہیں آج خدمت پر مامور بعض خدام کو حضور نے یہ مشورہ دیا کہ وہ یہاں کوئی نہ کوئی ہنر سیکھنے کی ضرور کوشش کریں تاکہ وہ آئندہ زندگی میں بھی ان کے کام آئے۔

بعض دوستوں کو حضور نے انفرادی ملاقات کا موقع دیا عزیزم عرفان احمد خان ابن مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی جو بڑے مخلص نوجوان ہیں اور یہاں کی مقامی جماعت کے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے سیکرٹری بھی ہیں کو ارشاد فرمایا کہ وہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب سے جوبلی فنڈ کے حسابات چیک کرا لیں۔

شام کو حضرت صاحب فرینکفورٹ کے مضافات میں جرمنی کی دوسری اونچی پہاڑی FELDBERG میں واقع ATUNUS کی سیرگاہ میں تشریف لے گئے یہ پورا علاقہ قدرتی حسن سے مالامال ہے۔ پہاڑ کی چوٹی کو ہموار کرکے سیرگاہ کی شکل دے دی گئی ہے یہاں کے خوبصورت نظارے قلب و نظر کے لئے فرحت بخش ہیں حضور نے یہاں تھوڑی دیر تک چہل قدمی کی اور ایک قریبی ریسٹورنٹ میں چائے پی۔ اس روز بھی حضور کی کار ڈرائیو کرنے کی سعادت برادرم شریف خالد صاحب کے حصہ میں آئی

نمازِ جمعہ کی ادائیگی

۱۲ مئی جمعۃ المبارک کے دن حضور نے دو بجے نمازِ جمعہ پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے انسان کی فطری صلاحیتوں کا ذکر کرنے کے بعد ان کے نشوونما کے حسن و قبح پر روشنی ڈالی اور احبابِ جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اپنی خداداد صلاحیتوں کی کما حقہٗ نشوونما کرکے نیکی کی راہیں اختیار کریں اور فطرتِ صحیحہ کے خلاف کام کرنے سے مجتنب رہیں تاکہ وہ اس طرح ان ملکوں کے لوگوں کو اسلام کے قریب لاتے ہیں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔ مقامی جماعت کے علاوہ ۲۴ مقامات کے قریباً ایک سو سے زائد مردوں اور عورتوں نے بھی حضور کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اسلامی ملکوں کے استحکام کی دعا

نمازِ جمعہ کے ساتھ حضور نے نمازِ عصر جمع کرکے پڑھائی اور پھر تھوڑی دیر تک احباب میں تشریف فرما رہ کر بعض دوستوں سے ان کے حالات دریافت کرتے رہے اس موقع پر اخبارات میں چھپنے والی خبروں کا ذکر ہوا تو حضور نے فرمایا ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ اسلامی ملکوں کو فتنہ و فساد سے محفوظ رکھے اور انہیں حقیقی خوشحالی اور استحکام بخشے فرمایا دنیا میں انقلاب تو آتے رہتے ہیں لیکن ایسا انقلاب جس کی لپیٹ میں عورتیں اور بچے بھی آجائیں اور اقتدار کی خاطر ہزاروں لوگ بے دریغ قتل کر دئے جائیں وہ انسانی تاریخ کا ایک ایسا خونیں باب ہے جس پر کوئی بھی دردمند دل اظہارِ تاسف کئے بغیر نہیں رہ سکتا اللہ تعالیٰ مسلم ممالک کو ایسے انقلابات سے محفوظ رکھے۔

احباب کو بیش قیمت نصائح

حضور نے اپنے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا مجھے خوشی ہے ہمارے نوجوان ماشاء اللہ خوب کام کر رہے ہیں لیکن وہ اس بات کو ضرور یاد رکھیں کہ جس درد اور محنت سے پیسے کمائے جاتے ہیں اسی درد اور سلیقہ کے ساتھ ان کو خرچ کرنا بھی ضروری ہے اور پھر ایسی صورت میں جب یہاں روزگار کے لحاظ سے غیر یقینی مستقبل کا سامنا ہے اپنی کمائی کو سنبھالنے میں اور بھی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

حضور نے ان کو یہ نصیحت بھی فرمائی کہ وہ دنیا کمائیں اور خوب کمائیں خدا تعالیٰ ان کے اموال میں برکت ڈالے لیکن اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ وہ احمدی ہیں اور انہوں نے دنیا سے ایک زبردست روحانی اور اخلاقی جنگ شروع کر رکھی ہے۔ جو انہوں نے خلافتِ حقہ احمدیہ کی ڈھال کے نیچے نہایت بہادری کے ساتھ لڑنی ہے اور خواہ کچھ بھی ہو جائے دنیا کے سامنے گردن نہیں جھکانی۔

سینیگال کے ایک نوجوان جو میڈیکل کے طالب علم ہیں اور نمازِ جمعہ ہماری مسجد میں آکر پڑھا کرتے ہیں وہ آج بھی نماز میں شامل تھے نماز کے بعد انہوں نے حضور سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی چنانچہ حضور نے امام منصور احمد خان صاحب کے دفتر میں تشریف لا کر ان سے ملاقات کی اور تھوڑی دیر تک سینیگال اور بعض دوسرے افریقی ملکوں کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے جو اہلِ افریقہ سے حضور کی بے پناہ محبت کی آئینہ دار تھی۔

رات عشاء کی نماز سے پہلے ہمارے جرمن نومسلم بھائی عبد الصبور صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کو حضور نے شرف ملاقات بخشا برادرم عبد الصبور صاحب نے حج

کی نماز کے بعد حضور سے ملاقات کی درخواست کی تھی۔

احباب سے ملاقاتیں

۲۲ مئی بروز ہفتہ حضور ایک بجے تک لندن کانفرنس میں اپنی تقریر کی تیاری میں مصروف رہے دو بجے سے چار بجے تک حضور نے احباب جماعت کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا شرف بخشا اور انہیں بیش قیمت نصائح اور زریں ارشادات سے نوازا۔

مقامی احباب جن میں میئر ہڈرزفیلڈ ڈرائی آکسٹن جو عالم کے دوست بھی شامل تھے حضور نے پہلے مصافحہ کیا اور پھر خطاب فرمایا اور بیرون فرانکفورٹ کے مختلف جماعتوں سے تشریف لانے والے کم و بیش اڑھائی سو احباب سے پہلے خطاب فرمایا اور بعد میں مصافحہ کیا مستورات بھی خاصی تعداد میں حضور کی زیارت کے لئے آئی ہوئی تھیں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان سے ملاقات فرمائی اور دیر تک ان سے حالات دریافت فرماتی رہیں۔

اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب سے یکے بعد دیگرے جو خطاب فرمائے ان کو من وعن پیش کرنا تو بہت مشکل ہے تاہم ان کے بعض حصے پیش خدمت ہیں۔

قومی ترقی کا راز انتھک محنت میں ہے

حضور نے فرمایا جرمن قوم بڑی محنتی قوم ہے اس نے انتھک محنت سے بڑے تھوڑے عرصہ میں پورے ملک میں صنعت و حرفت کا ایک جال بچھا دیا ہے اور سطح معیشت کو بام عروج پر پہنچا دیا ہے۔ ہر چھوٹے بڑے کام سے ان کی لگن اور شوق قابل داد ہے دوستوں کو ان سے سبق سیکھنا چاہیئے اور کبھی وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ قدرت کا قانون بھی یہی ہے کہ محنت کرو گے تو پھل پاؤ گے فرمایا قرآن کریم نے ایک طرف یہ اعلان کیا اور بڑا عظیم اعلان کیا:-

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔

کہ دنیا کی ہر چیز کو انسان کی خدمت پر لگا دیا گیا ہے لیکن دوسری طرف یہ بھی فرما دیا

لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى

کہ انسان جتنی کوشش کرے گا کائنات سے اتنی خدمت لے لے گا کوشش نہیں کرے گا تو خدمت نہیں لے سکے گا۔

خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا غلط استعمال!

حضور نے فرمایا یہ عجیب بات ہے کہ بعض لوگوں نے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو عذاب بنا دیا ہے اور صحیح راہ کو چھوڑ کر غلط راستوں پر چل نکلے ہیں مثلاً اٹامک انرجی ہے اس میں انسان کے لئے گوناگوں فوائد ہیں لیکن اسے انسان کی بھلائی کے لئے اتنا استعمال نہیں کیا جتنا دنیا کی تباہی کے لئے استعمال کیا گیا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ اگرچہ مغربی قوموں نے دنیوی لحاظ سے بڑی ترقی ہے لیکن حقیقتاً یہ مفلوج ترقی ہے۔ دنیا میں ان لوگوں نے جتنی بھلائیاں پیدا کی ہیں ان سے زیادہ خرابیاں پیدا کر دی گئی ہیں اور دنیا کو ایک ہولناک تباہی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے۔ پس ان لوگوں کا اثر قبول نہیں کرنا چاہیئے اثر تو ان لوگوں کا قبول کیا جاتا ہے جن کا اوّل تا آخر مقصد بنی نوع انسان کی بھلائی ہوتا ہے۔ فرمایا مغربی اقوام کا یہ کہنا کہ انہوں نے بڑی ترقی ہے۔ اور مختلف قسم کے ہلاکت خیز بم بنا لئے ہیں یہ تو کوئی ایسا کارنامہ نہیں جس پر انسانیت فخر کر سکے آپ نے فرمایا دوسری جنگ عظیم میں جاپان کو ایٹم بم کا نشانہ بنایا گیا حالانکہ یورپ ان کے قریب تھا لیکن چونکہ انہیں ڈر تھا کہ اگر یورپ پر بم پھینکا گیا تو اس کا ردّ عمل ان کے اپنے ملک میں شدید سے شدید تر ہوگا اس لئے جاپان کو تباہی کے لئے چنا گیا۔ حیرت یہ ہے کہ ذہنیت ابھی تک کسی نہ کسی شکل میں کارفرما ہے۔ چنانچہ جب بھی کسی دوائی یا سرجری کا تجربہ کرنا ہوتا ہے تو کسی ایشیائی باشندے ہی کی تلاش کی جاتی ہے۔

خدائی صفات اور انکے مختلف پہلو

حضور نے برادرم مکرم محی الدین صاحب ابن گیانی واحد حسین صاحب مرحوم کا ذکر کرتے ہوئے ان کی خداداد قابلیتوں کی تعریف فرمائی آپ نے فرمایا جرمن حکومت کی طرف سے ریسرچ سکالرشپ پر وہ یہاں آئے تھے انہوں نے جب اپنے مقالے کا موضوع اس بات کو بنانا چاہا کہ کھانے والی ہر چیز پر ایٹمی ردّ عمل مختلف ہوتا ہے تو ان کا پروفیسر کہنے لگا ہمیں کیا ہو گیا ہے ہمیں تو اس بات کا کبھی خیال تک نہیں آیا تم یہ ریسرچ کیسے کرو گے چنانچہ انہوں نے اپنے پروفیسر کو بڑی مشکل سے قائل کیا اور مقالہ لکھنے کی اجازت حاصل کی دراصل اس موضوع پر ریسرچ کرنے کی توجہ انہیں اس طرح پیدا ہوئی کہ انہوں نے میری کسی مجلس میں سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت دوسری صفت سے مختلف اور نئی شان میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ چنانچہ اس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ جس خدائی صفت کے جلوے سے گندم پیدا ہوتی ہے وہ لازماً اس سے مختلف ہوتا ہے جس سے مکئی پیدا ہوتی ہے علیٰ ہذا القیاس اس قسم کی مختلف اشیائے خوردنی پر مختلف ایٹمی اثرات کے لحاظ سے ان کی تحقیق کامیاب رہی جو قرآن کریم کی صداقت کی بیّن دلیل ہے حضور نے احباب جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور و فکر کی عادت ڈالیں اور خدائی صفات کے مظہر بننے کی کوشش کریں اور کسی وقت بھی یاد الٰہی سے غافل نہ رہیں۔

کائنات کی ہر چیز کی بقاء حکم الٰہی پر ہے!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں تفصیل سے بتایا کہ کائنات کی ہر چیز کی زندگی اور بقاء خدا تعالیٰ کے کلام پر موقوف ہے۔ درخت کا کوئی پتہ نہیں گرتا جب تک اسے خدا تعالیٰ کا اذن نہ ہو اور کوئی پتہ پیدا نہیں ہوتا جب تک اسے خدا تعالیٰ کا حکم نہ ہو خدا کہتا ہے ہم ہواؤں سے کہتے ہیں کہ وہ سمندروں سے پانی اٹھائیں جب وہ پانی اٹھا لیتی ہیں تو ہم کہتے ہیں اب تم چلنا شروع کرو پھر ہم ان کو حکم دیتے ہیں کہ فلاں جہت پر چلو اور فلاں علاقے سے آگے نکل جاؤ۔ پھر ہم حکم دیتے ہیں کہ فلاں زمین پر برسنا ہے اور آگے نہیں جانا۔ چنانچہ وہی پانی جس کو وہ اٹھائے پھرتی ہیں باران رحمت کی صورت میں برسنے لگتا ہے جس سے زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے اور کھیتیاں ہری بھری ہو جاتی ہیں۔ اور خوب غلہ پیدا ہوتا ہے یہ صرف ہوا ہی نہیں جو اپنے دوش پر خدا تعالیٰ کا حکم اٹھائے پھرتی ہے اس کائنات کی ہر چیز خدا تعالیٰ کا کلام سنتی ہے اور خدائی صفات جلوہ گر ہیں تو پھر کیا انسانی روح جسے خدا تعالیٰ نے ابدالآباد کی زندگی عطا کی ہے اس کے لئے کیا خدا تعالیٰ کے کلام اور الہام کی ضرورت نہیں ہے؟ یقیناً ضرورت ہے بلکہ بدرجہ اولیٰ ضرورت ہے انسان کی ذہنی حقیقی اور معقول زندگی ہے جو آسمانی روشنی سے منور ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ نے انسان کو بے سہارا نہیں چھوڑا اگر کوئی فخر کے ساتھ دعویٰ کر سکتا ہے تو وہ خدا کا مخلص بندہ ہے جو خدا کے حضور جھکتا اور خدا کا پیار پاتا ہے خدا کی طرف سے اسے سچی خوابیں دکھائی جاتی ہیں اور مستقبل کی خبریں بتائی جاتی ہیں جو اس کے ایمان میں تازگی اور یقین کو بڑھاتی چلی جاتی ہیں اور یہی انسانی زندگی کا منتہائے مقصود ہے حضور نے فرمایا دوستوں کو چاہیئے کہ وہ خدائے حی و قیوم سے سچا تعلق پیدا کریں اور قرآن عظیم کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنا لیں تاکہ انہیں وہ فرقان عطا ہو جو الٰہی جماعتوں کا طرۂ امتیاز ہے۔

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا نیا اعزاز

امریکہ میں آپ کو ”جان ٹورینس سٹیٹ میڈل“ کا حقدار قرار دیا گیا!

اسلام آباد ۳۰ مئی ممتاز احمدی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو امریکن انسٹی ٹیوٹ آف فزکس کی طرف سے متفقہ طور پر ”جان ٹورینس سٹیٹ میڈل (JOHN TORRENCE STATE MEDAL) کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ آپ چوتھے نامور سائنسدان ہیں جنہیں یہ اعزاز ملا ہے۔

تیسری دنیا کے ممالک میں نظریاتی طبیعات کے جدید علم کو متعارف کرانے اور وہاں اسے پھیلانے اور عام کرنے میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے جو نمایاں اور قابل قدر خدمات سر انجام دی ہیں ان کے اعتراف کے طور پر آپ کو اس اعزاز کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ آپ کو یہ اعزاز امریکن انسٹی ٹیوٹ آف فزکس کی طرف سے اینول کارپوریٹ ایسوسی ایٹس میٹنگ (ANNUAL CORPORATE ASSOCIATES MEETING) میں جو امسال اوہائیو سٹیٹ کے شہر کولمبس میں ماہ ستمبر میں منعقد ہوگی پیش کیا جائے گا۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب عرصہ سے انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس ٹریسٹ اٹلی کے ڈائریکٹر ہیں۔ ”دی پاکستان ٹائمز لاہور ۳۱/۵/۷۸“

۱۸ تا ۱۹ مئی ۱۹۷۸ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر اچھی رہتی ہے لیکن کسی وقت بعض پرانے عوارض کی وجہ سے ضعف اور چکر آنے کی وقتی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت سے رکھے اور سفر کے ہر مرحلہ پر روح القدس سے تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

احباب سے ملاقاتیں

گزشتہ روز کی طرح ۱۸ مئی توار کا دن بھی انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کے لئے مقرر تھا۔ مقامی جماعت کے علاوہ بیرون فرنکفرٹ کے بعض قصبات اور شہروں کے احمدی دوست آج بھی خاصی تعداد میں اپنے پیارے امام حضور ایدہ اللہ بنصرہ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہیمبرگ سے ایک سو سے زائد احباب ایک سپیشل بس اور موٹر کاروں کے ذریعہ امام مسجد ہیمبرگ برادرم کرم لئیق احمد منیر کی سرکردگی میں تشریف لائے۔ حضور کی ملاقات کے لئے باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام ہمارے فرنکفرٹ مشن کی طرف سے کیا جاتا ہے۔

انفرادی ملاقات

حضرت صاحب نے سب سے پہلے جرمن اور غانین احمدی دوستوں کو علیحدہ ملاقات کا موقع دیا اور ان سے نصف گھنٹے سے زیادہ دیر تک انگریزی میں گفتگو کرتے رہے۔ دوران گفتگو ان میں سے بعض دوستوں نے مقامی اور عالمی نوعیت کے کئی سوال بھی کئے۔ حضور نے مختصر لیکن بڑے بصیرت افروز پیرایہ میں جواب دیئے۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ بڑا دلچسپ اور ازدیاد علم کا رنگ رکھتا تھا۔

جماعت احمدیہ کی عالمگیر دعوت

ایک سوال یہ تھا کہ حضور جب بھی جرمنی کی بات کرتے ہیں تو بڑے پیار سے صرف جرمنی کا لفظ استعمال کرتے ہیں کیا اس سے یہ تاثر نہیں لیا جا سکتا کہ مشرقی اور مغربی جرمنی متحد ہو کر ایک ملک بن جائیگا۔ حضور نے فرمایا میں تو جب بھی بات کرتا ہوں ساری دنیا کے انسان میرے مدنظر ہوتے ہیں اور اس میں ملک و قوم، مذہب و ملت اور رنگ و نسل کی کوئی تمیز نہیں ہوتی۔ فرمایا میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ صرف جرمنی ہی نہیں انشاء اللہ ساری دنیا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی یہاں تک کہ وہ لوگ بھی جو آج زمین سے خدا کے نام کو مٹانے کے درپے ہیں خدا تعالیٰ کی غلامی میں آ جائیں گے۔

آپ نے فرمایا جن حالات میں سے دنیا اس وقت گزر رہی ہے ان کے متعلق پہلے سے پیشگوئیاں موجود ہیں۔ اگر دنیا نے موجودہ روش نہ بدلی تو یہ انسانیت کے لئے بہت بڑا المیہ ہوگا۔ موجودہ تہذیب و تمدن کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ فرمایا دنیا کا ایک حصہ اپنے گمراہ کن خیالات و نظریات اور ایٹمی اسلحہ کی تباہ کن دوڑ سے تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ پیدا کر رہا ہے۔ اس خطرہ سے بچاؤ کی صرف اور صرف یہی صورت ہے کہ دنیا اپنی اصلاح کرے اور اپنے خالق و مالک خدا پر ایمان لا کر اپنی تمام تر صلاحیتوں کو انسانیت کی بھلائی کے لئے وقف کر دے۔

حصولِ علم کے لئے ہر ملک میں جانا چاہیئے

ایک دوست نے عرض کیا کہ اگر کسی اشتراکی ملک میں اعلیٰ تعلیم کا موقع مل رہا ہو تو کیا اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے؟ حضور نے فرمایا کیوں نہیں۔ اگر وہ اجازت اور سہولت دیں تو ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ہماری کسی سے دشمنی نہیں ہے۔ آخر وہ بھی ہماری طرح کے انسان ہیں۔ ہم سب انسانی برادری کے ایک ہی رشتے میں منسلک ہیں۔ فرمایا انسان اپنے مستقبل کے متعلق کچھ نہیں جانتا اس لئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ ہمیں وہ چیز دے جس میں ہمارے لئے دین و دنیا کی بہتری ہے۔ اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے اسی کو پتہ ہے کہ کون سی چیز ہمارے لئے بہتر ہے اور کون سی نہیں۔

اجتماعی ملاقات اور حضور کا خطاب

اس کے بعد فرنکفرٹ اور اس کے گرد و نواح اور ہیمبرگ سے تشریف لانے والے تین سو سے زائد احباب کی حضور سے اجتماعی ملاقات شروع ہوئی جو ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ حضور نے احباب کو جو نصائح اور ہدایات فرمائیں ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔

یہاں ہمارے اکثر دوستوں کو حصول روزگار اور قیام و سکونت میں گوناگوں مشکلات کا سامنا ہے۔ جن کی صدائے بازگشت آج اس مجلس میں بھی سنی گئی۔ چنانچہ مختلف احباب کی طرف سے ان کی پیش آمدہ مشکلات کے اظہار پر حضور نے اپنی اس پریس کانفرنس کا حوالہ دیا جو ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے تاریخی دورے کے اختتام پر لنڈن میں کی تھی اور پھر فرمایا یہ جرمن کا ملک ہے تم اس ملک میں اسی وقت تک رہ سکتے ہو جب تک وہ تمہیں رکھنا چاہیں لیکن میری ایک اصولی بات یاد رکھو کہ اگر تم اپنے پیار، اخلاق سے اور حسن معاملت ان کے دل جیت لو تو پھر تمہیں یہ نہیں نکالیں گے۔ اس لئے تم ان کے دل جیتنے کی کوشش کرو۔ ان کے لئے دعائیں کرو۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس تباہی سے بچائے جس کی طرف مغربی اقوام بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ خدا نخواستہ اگر تیسری عالمگیر جنگ شروع ہو گئی تو پھر یہ کھانے کے علاقے نہیں ہونگے رونے کے علاقے ہوں گے۔

کسی کام کو عار کا موجب نہیں سمجھنا چاہیئے

آپ نے دوستوں سے فرمایا تم نے یہاں بہت سے ایسے کام سیکھ لئے ہیں کہ اپنے ملک میں تم سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ اسی لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ وقار عمل کیا کرو۔ کسی کام میں عار نہیں محسوس کرنا چاہیئے۔ ہر کام عزت کا کام ہے اس لئے ہوٹلوں کی میزیں سجانا، آلو کاٹنا، برتن دھونا، کھانا کھلانا وغیرہ بُرا کام نہیں۔ اس میں کوئی بے عزتی نہیں ہے۔ ہر کام عزت والا ہے۔ کسی کام میں بے عزتی تب ہوتی ہے جب اس میں بد دیانتی آ جائے۔ اس لئے ہر کام دیانتداری سے کرنا چاہیئے۔

آپ نے فرمایا ہمارے ملک میں سموسہ بنانے یا پتیسہ بنانے کا رواج ہے اگر دوست یہاں یہ کام شروع کریں تو ہوٹلوں میں کام کرنے کی نسبت ایک تو یہ کام زیادہ عزت والا ہے دوسرے بہت زیادہ منفعت بخش بھی ہے۔ اس لئے کمائی کی اچھی سے اچھی ترکیبیں اور ہنر سیکھنے کی طرف زیادہ توجہ دیا کرو۔

٭ ــــ ٭ ــــ ٭

نیک نمونہ بہترین تبلیغ ہے

حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ پر اشاعت اسلام کی بہت بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ ہم نے توحید حقیقی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کا ایک زبردست بیڑہ اٹھا رکھا ہے اس لئے ہمارے لئے یہ از بس ضروری ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اچھا نمونہ دکھائیں انسانیت کی بھلائی کے لئے مجسم دعا بن جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا مطالعہ جاری رکھیں کیونکہ آپ کی کتابوں میں موجودہ زمانہ کے مسائل کا حل موجود ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کریں کہ اس سے مومن اور غیر مومن کے درمیان ایک فرقان پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے میں ہر احمدی سے کہتا ہوں چھوٹے سے بھی کہتا ہوں اور بڑے سے بھی، مردوں سے بھی کہتا ہوں اور عورتوں سے بھی کہ وہ اپنے اندر ایک امتیاز پیدا کریں اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہمارا دوسروں سے برتاؤ اچھا ہو، ہماری زبان میٹھی ہو، ہمارے اخلاق اچھے ہوں، ہماری دعائیں پایۂ قبولیت پہنچتی ہوں، ہماری دیانت داری مثالی ہو، ہمارا محنت کا جذبہ منفرد ہو۔ غرض ہمارا نمونہ ہر لحاظ سے ایسا ہو تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد پورا ہو اور اسلام ساری دنیا پر غالب آ جائے۔

ایک خادم سے غیر معمولی شفقت

علم و عرفان میں ڈوبی ہوئی اس مجلس کے اختتام پر حضور نے اپنے جملہ خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس دوران بھی بڑا ہی ایمان افروز نظارہ دیکھنے میں آیا۔ ہر دوست مصافحہ کرتے وقت اپنے حالات اور مجبوریاں عرض کر کے دعا کا ملتجی اور رہنمائی کا طالب ہوتا۔ حضور ہر ایک کو نہایت شفقت اور محبت بھرے الفاظ میں تسلی دلاتے اور دعا کرتے کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ ایک دوست جن کا نام طلل دین ہے گجرات کے رہنے والے ہیں ۷۶ء میں قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اب ہیمبرگ کے نواح میں WASEL (ویزل) کے مقام پر کام کرتے ہیں۔ انہوں نے حضور سے مصافحہ کرتے وقت درخواست کی جس کا عقدہ بعد میں اس وقت کھلا جب حضور شام کے وقت سیر کو جانے کے لئے باہر تشریف لائے۔ اس وقت یہی دوست خاص طور پر ہیمبرگ سے آنے والے

جہاں مسجد کے سامنے دورویہ قطار میں حضور کی زیارت کے لئے موجود تھے۔ حضور نے مکرم لال دین صاحب کو یاد فرمایا اور انہیں شرفِ معانقہ بخشا اور دیر تک اپنے اس خادم کو گلے سے لگائے رکھا۔ پیارے آقا کی اپنے خادم سے غیر معمولی شفقت اور بندہ نوازی کا یہ منظر بڑا دلگداز تھا جس کی حلاوت کو وہی دل محسوس کر سکتے ہیں جو محبت و وفا کے کوچہ سے آشنا ہوتے ہیں۔

اجتماعی ملاقات اور حضور کا خطاب

۱۵ رمئی کا دن بھی ملاقاتوں کے لئے مقرر تھا۔ دوپہر تک حضور نے دفتر میں کام کیا اور لندن کانفرنس میں اپنی تقریر کی تیاری میں مصروف رہے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد حضور نے بعض احباب کو انفرادی ملاقات کا موقع دیا جن میں مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن سیرالیون اور اُن کی بیگم صاحبہ بھی شامل تھیں۔ ازاں بعد تین بجے اجتماعی ملاقات شروع ہوئی جو نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس موقع پر ایک سردار صاحب بھی حضور سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے اور بڑی توجہ سے حضور کے ارشادات سنتے رہے حضور نے پہلے تو احباب کو چند نصیحتیں فرمائیں اور پھر اُن فضلوں کا ذکر کیا جو آپ کے دورِ خلافت میں جماعت پر نازل ہوئے ہیں۔ عاجز حضرت صاحب کے ارشادات کے بعض حصوں کا خلاصہ ذیل میں درج کرتا ہے۔

اموال کی حفاظت ضروری ہے

حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ نے احباب کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اپنی کمائی کو سنبھالیں اور اُسے اس طریق پر خرچ کریں کہ "ولنفسک علیک حق" کے مطابق ان کی ذات کو بھی فائدہ پہنچ سکے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم پر جس لحاظ سے جو فضل نازل کرتا ہے اس میں سے ایک دھیلہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ شکر گزار بندے بنیں اور اپنے اموال کی حفاظت کریں۔ ان لوگوں کے اپنے مسائل ہیں۔ اگر یہاں نہیں تو کہیں اور جگہ مل جائے گی۔ یہ لوگ رزاق نہیں رزق اللہ تعالیٰ دیتا ہے اسلئے دعائیں کرتے رہا کریں کہ خدا تعالیٰ رہنمائی فرمائے اور رزق کے سامان پیدا کرے۔

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش

فرمایا اللہ تعالیٰ بڑے فضل کرنیوالا ہے اس نے میری خلافت کے ابتدائی زمانے میں الہاماً فرمایا تھا "میں تینوں اینا دیاں گا کہ تُوں رج جاویں گا" صرف صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کو لے لیں ۶۶-۱۹۶۵ء میں اس کا بجٹ ۲۰ لاکھ روپے کا تھا لیکن گزشتہ مالی سال میں تین گنا سے بھی زیادہ یعنی ۷۸ لاکھ روپے کی آمد ہوئی جو اصل بجٹ سے بھی ۱۶ لاکھ روپے زائد تھی الحمد للہ علیٰ ذالک۔ بعض لوگ اس قربانی کی حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے دراصل اُن کو پتہ نہیں کہ مخلصینِ احمدیت کس مٹی سے بنے ہوئے ہیں اور کس دل و دماغ کے مالک ہیں۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے زندگی کے ہر شعبہ میں دین کو دُنیا پر مقدم کر رکھا ہے اور اپنی بے مثال جانی اور مالی قربانی سے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ کر دی ہے۔

آپ نے مجلس نصرت جہاں کے زیر انتظام کام کرنے والے ہسپتالوں اور سکولوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمارے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں ایسی شفاء رکھ دی اور احمدی اساتذہ کی زبان میں تاثیر اور کام میں برکت ڈال دی کہ وہاں کے لوگ ہمارے ہسپتالوں اور سکولوں کی کارکردگی سے بہت متاثر ہیں۔ فرمایا یہ مقبولیت میرے اور آپ کے اختیار میں نہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر اس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

عربی گھوڑوں کا ذکر

شام کے وقت حضور ڈیٹس باخ DITZENBACH کے قریب ایک فارم میں تشریف لے گئے جہاں فارم کے مینیجر مسٹر ہارٹ مین (HARTMANN) نے حضور کا استقبال کیا حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی طرف سے مسز ہارٹ مین کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا گیا حضور نے فارم میں موجود مختلف نسلوں کے گھوڑے دیکھے جو صحت مند تو تھے لیکن عرب گھوڑوں کی طرح خوبصورت نہیں تھے۔ عرب نسل کے گھوڑوں کی نمایاں خصوصیات کا حضور نے بار بار ذکر فرمایا۔ اس ضمن میں حضور نے ایک جرمن خاتون شیلے (SCHIELE) کی کتاب "AKAD HORSE IN EUROPE" جس کا جرمن نام "ARABERIN EUROPA" ہے کا خاص طور پر ذکر فرمایا اور برادرم مکرم ہدایت اللہ ہیوبش کو ارشاد فرمایا کہ وہ اس موقع کی یادگار کے طور پر مذکورہ کتاب کی ایک کاپی حضور کے دستخطوں کے ساتھ مسٹر ہارٹ مین کو پیش کریں چنانچہ بعد میں یہ کتاب حضور کی طرف سے انہیں پیش کی جا چکی ہے جس پر حضور نے اپنی قلم سے لکھا "اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نوازنے کے سامان پیدا کرے گا"

فارم سے ملحقہ ایک صاف ستھرے ریسٹورنٹ میں حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے اعزاز میں برادرم مکرم شریف خالد صاحب اور اُن کی بیگم صاحبہ کی طرف سے چائے کی دعوت دی گئی جس میں حضور کے جملہ خدام اور مسٹر و مسز ہارٹ مین بھی شامل ہوئے اس دعوت کے انتظامات میں بہت سے خدام نے بڑی تندہی سے مکرم خالد صاحب کا ہاتھ بٹایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

اگلے روز ۱۶ رمئی کو حضور ایدہ اللہ ضروری ڈاک ملاحظہ کرنے کے علاوہ حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے سلسلہ میں مضمون کی تیاری میں مصروف رہے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھانے کے بعد جب شام کے وقت سیر کے لئے باہر جانے لگے تو تھوڑی دیر کے لئے مکرم امام منصور احمد خاں صاحب کے دفتر میں تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے عرب گھوڑوں کی غیر معمولی مضبوطی اور پھرتی کی چند مثالیں بیان کیں اور فرمایا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے کہ آپ نے عرب کے لق و دق صحرا میں بسنے والی گنوار قوم کی کایا پلٹ دی آپ کے فیضِ صحبت اور حُسنِ تربیت سے ان میں ایک عظیم الشان انقلاب رُو نما ہوا کہ وہ دیکھتے ہی دیکھتے قیصر اور کسریٰ کی سلطنتوں پر چھا گئے۔ مسلمانوں کی ان عظیم فتوحات میں عرب گھوڑے کا کردار اپنی جگہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے جسے آج تک یورپ کے لوگ بھی نظر انداز نہیں کر سکے۔

ایک نوجوان کی نمازِ جنازہ

پچھلے جمعہ کے دن شام کے وقت مشن ہاؤس میں ایک انتہائی افسوسناک خبر بذریعہ فون موصول ہوئی کہ فرینکفرٹ سے سَو کلو میٹر پر MARBURG میں ایک احمدی نوجوان قاہر احمد فیکٹری میں کام کرتے ہوئے ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے ہیں اِنّا لِلّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔ مرحوم ۲۱ سال کے نہایت خوبصورت نوجوان تھے۔ نعش پاکستان بھجوانے کے جملہ انتظامات مکرم شریف الرحمن صاحب ابن مکرم چوہدری عبد الرحمن صاحب مرحوم سیکنڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول جو مرحوم کے ساتھ رہائش پذیر تھے اور راجہ عبد الجبار صاحب نے کئے۔ مؤخر الذکر مرحوم کے قریبی عزیزوں میں سے ہیں۔

۱۷ رمئی صبح ساڑھے دس بجے تابوت مشن ہاؤس لایا گیا جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ نمازِ جنازہ میں کثیر دوستوں نے شرکت کی۔ حضور ایدہ اللہ نے نمازِ جنازہ کے بعد راجہ عبد الجبار صاحب سے تعزیت فرمائی نیز فرمایا کہ مرحوم کے والدین سے پاکستان میں بھی میری طرف سے اظہارِ افسوس کر دیا جائے۔

۱۸ رمئی۔ حضور صبح سے دن کے دو بجے تک مشن کے متعلق امام منصور احمد خاں صاحب کو ضروری ہدایات دینے کے علاوہ تقریر کی تیاری میں مصروف رہے۔ ظہر اور عصر کی نمازوں کے بعد حضور نے چند احباب سے ملاقات فرمائی جو اسی غرض کے لئے ہیمبرگ اور میونخ سے تشریف لائے تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد رات بارہ بجے تک لندن کانفرنس سے متعلق انتظامات وغیرہ کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ مکرم امام بشیر احمد خاں صاحب رفیق کو ضروری ہدایات دیتے رہے۔ امام صاحب آج ہی لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے تھے۔

فرینکفرٹ میں دوسرا جمعہ

۱۹ رمئی۔ جمعہ کا دن تھا۔ گزشتہ جمعہ کو تو دن بھر بارش ہوتی رہی تھی لیکن آج خدا تعالیٰ کے فضل سے مطلع صاف اور فضا خوشگوار تھی۔ حضور نے مسجد نور فرینکفرٹ میں نماز جمعہ پڑھائی اور ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور آپ کے مقام پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا کثرت سے مطالعہ کرتے رہیں تاکہ اُن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام واضح رہے اور وہ کسی دھوکے کا شکار نہ ہوں۔

فرینکفرٹ اور اس کے نواحی علاقوں کے علاوہ بعض دور دراز شہروں سے بھی کثیر تعداد میں احمدی احباب اور مستورات نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی اور حضور کے ارشادات سے مستفید ہوئے ٭

اعلانِ نکاح و درخواستِ دُعا

مورخہ ۱۱ رجون ۱۹۷۸ء بروز اتوار شموگہ میں محترمہ صفیہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم عبد القادر صاحب کے نکاح کا خاکسار نے مکرم عابد شریف صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب آف ساگر کے ساتھ مبلغ ۱۰۰۱/- روپے مہر پر اعلان کیا۔ اِس تقریب میں شموگہ۔ ساگر اور بھدراوتی کے احمدی احباب کے علاوہ معقول تعداد میں غیر احمدی بھی شریک ہوئے تھے۔ خاکسار نے فلسفہ نکاح اور جماعت احمدیہ کی سنت نبوی پر تعمیل کے بارے میں موقعہ و محل کے مطابق خطبہ دیا۔

اِس خوشی کے موقعہ پر مکرم عبد القادر صاحب اور مکرم منیر احمد صاحب نے شکرانہ فنڈ میں پندرہ پندرہ روپے اور اعانت بدر میں دس دس روپے کل مبلغ ۵۰/- روپے عطا فرمائے۔ جزاھما اللہ تعالیٰ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنا دے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔

خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس منزل شموگہ۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

سو فیصد ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی فہرست

بغرض دعا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوادی گئی

گزشتہ مالی سال ۷۸-۱۹۷۷ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بھارت کی بہت سی جماعتوں کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے اپنے لازمی چندہ جات کے بجٹ سو فیصد پورے کر دیئے۔ بلکہ بعض نے اپنے بجٹ سے بھی زیادہ ادائیگی کا شرف حاصل کیا۔ ان جماعتوں کی فہرست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے بھجوادی گئی ہے۔

نظارت ہذا ان تمام جماعتوں کے مخلصین کی خدمت میں جزاکم اللہ احسن الجزاء پیش کرتی ہے۔ اور ان جماعتوں کے بہترین تعاون کرنے والے عہدیداران کی خدمت میں بھی شکریہ عرض کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

سو فیصد ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی فہرست ذیل میں درج ہے:-

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

یو۔پی۔ راجستھان

شاہجہانپور۔
لکھنؤ۔
مسکرا
بنارس۔
کانپور
دہلی
اودے پور

بہار

پٹنہ
آرہ
اردل
مظفر پور
برہ پورہ
جمشید پور
بھوبھنڈار

بنگال

کلکتہ
گاتلہ
کبیرا
بریشہ
ڈائمنڈ ہاربر

اڑیسہ۔ مدھیہ پردیش

سورو
کٹک
بھوبنیشور
نرگاؤں۔
کرڈاپلی۔
پینگال
کوٹ پلہ
ارکھ پٹنہ
جودوار
سونگھڑہ
روڑکلہ
جہاڑ سونگھڑہ
نیاگڑھ
پردہ۔ لبنہ
اٹارسی۔

مہاراشٹر۔ کرناٹک

بمبئی
بلگام
یادگیر
بنگلور۔
تیماپور
شیموگہ
سوریب
ساگر
مرکرہ۔

آندھرا پردیش

حیدر آباد۔
سکندر آباد
ظہیر آباد
شادنگر
عادل آباد
چنتہ کنٹہ
وڈمان
جڑچرلہ
گوری دیوی پیٹ۔

مدراس۔ کیرلہ

شنکرن کوئیل۔
کالیکٹ۔
کیننانور۔
پینگاڈی۔
کرولائی۔
کڈلائی۔
موریاکلئی۔
کوڈیاتھور
کوٹوالی۔
منارگھاٹ
پیتھہ پیریم۔
آلپئی۔
ٹیلی چری۔
آدی ناڈ
کوئیلون۔
آرابورم

جموں و کشمیر

جموں
بھدرواہ
چارکوٹ۔
رشی نگر۔
ترکہ پورہ

رپورٹ جلسہ ہائے یوم خلافت!

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسہ ہائے یوم خلافت کی رپورٹیں موصول ہوئیں۔ چونکہ اخبار مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک تبلیغی سفر یورپ کے ایمان افروز کوائف شائع کئے جارہے ہیں اس لئے عدم گنجائش کی وجہ سے معذرت کرتے ہوئے صرف نام شائع کئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ (ایڈیٹر)

۱۔ مدراس ۲۔ لکھنؤ ۳۔ بنگلور ۴۔ پینگاڈی ۵۔ یادگیر ۶۔ حیدر آباد
۷۔ اٹارسی ۸۔ چنتہ کنٹہ ۹۔ سکندر آباد ۱۰۔ بھدرواہ۔ ۱۱۔ شیموگہ۔ ۱۲۔ تیماپور
۱۳۔ مونگھیر ۱۴۔ کوڈالی۔ ۱۵۔ صالح نگر ۱۶۔ سورو ۱۷۔ کیرنگ۔ ۱۸۔ ابراہیم پور
۱۹۔ لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ۔ ۲۰۔ لجنہ اماء اللہ بھدرواہ۔ ۲۱۔ لجنہ اماء اللہ پٹنہ۔

منظوری انتخاب لجنات اماء اللہ بھارت!

مندرجہ ذیل عہدیداران لجنہ اماء اللہ کی ستمبر ۱۹۸۰ء تک کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

لجنہ اماء اللہ بھاگلپور

صدر لجنہ : مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ　سیکرٹری مال : مکرمہ شوکت آرا صاحبہ
سیکرٹری : " تبسم یونس صاحبہ　نگران ناصرات : " یاسمین خورشید صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کٹک

صدر لجنہ اماء اللہ : مکرمہ زیب النساء صدیقہ صاحبہ۔　نائب صدر لجنہ : مکرمہ کنیز فاطمہ صاحبہ۔
جنرل سیکرٹری : " قانتہ خاتون صاحبہ　سیکرٹری مال : " رحیمہ رحیم صاحبہ۔
سیکرٹری تعلیم و تربیت اور نگران ناصرات : مکرمہ شیریں باسط صاحبہ۔
سیکرٹری وصایا : مکرمہ صدیقہ خاتون صاحبہ۔　سیکرٹری جوبلی فنڈ : مکرمہ سیدہ شمع راشدہ صاحبہ

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۲۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور۔

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!!
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE No. 76360.

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

احباب جماعت توجہ فرمائیں !!

جماعت کی تبلیغی و تعلیمی ضروریات کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا۔ چنانچہ اس نہایت ہی بابرکت درسگاہ نے خدا کے فضل سے جو قابلِ تحسین اور عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں وہ احباب جماعت سے مخفی نہیں ہیں۔

جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضروریات دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدماتِ دینیہ کی غرض سے مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔

مدرسہ احمدیہ کا داخلہ ۱۶/۸/۷۸ سے شروع ہوگا۔ اس سلسلہ میں مطبوعہ فارم داخلہ نظارت ہذا سے حاصل کرکے اس کی مکمل خانہ پُری کرنے کے بعد ۱۶ اگست ۱۹۷۸ء تک مذکورہ فارم نظارت ہذا میں واپس آجانا ضروری ہے۔ اس داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں:

۱۔ اُمیدوار کی بنیادی اسکولی تعلیم کم از کم مڈل تک ہونا لازمی ہے۔

۲۔ اُمیدوار اُردو زبان بخوبی پڑھ سکتا ہو۔

۳۔ قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ صدر انجمن احمدیہ نے اصالۃً آٹھ وظائف منظور فرمائے ہیں۔ جو طالب علم کی ذہنی، اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدّنظر رکھ کر دیئے جائیں گے۔ خواہشمند احباب تاریخ مذکورہ تک فارم داخلہ پُر کرکے دفتر ہذا میں ارسال فرمادیں۔

حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس بھی جاری ہے۔ اس کلاس میں اصالۃً بھی موزوں طالب علم لئے جائیں گے۔ اس کلاس میں داخل ہونے والا بچہ ذہین ہو۔ اور قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔ اس کے علاوہ دس بارہ سال سے عمر متجاوز نہ ہو۔ ہونہار اور مستحق طلباء کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب جلد توجہ دیں۔ اور اس کلاس کے داخلہ کے لئے بھی مورخہ ۱۶/۸/۷۸ تک کارروائی مکمل فرمادیں۔

ناظر تعلیم قادیان

ضرورت ہے!

صدر انجمن احمدیہ کے کچھ صیغہ جات میں کچھ آسامیاں کارکنان درجہ اول و دوم کی خالی ہیں جن کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ امیدوار درخواست بھجواتے ہوئے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں:۔

۱۔ درخواست سادہ کاغذ پر بقلم خود اُردو زبان میں لکھی جائے۔

۲۔ تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول یا فوٹو سٹیٹ کاپی درخواست کے ساتھ بھجوائی جائے۔

تعلیمی قابلیت مندرجہ ذیل ہونی ضروری ہے:

کارکن درجہ اوّل: گریجوایشن (بی۔اے۔ بی کام۔ بی ایس سی وغیرہ)

کارکن درجہ دوم: میٹرک

۳۔ Physical & Medical Fitness Certificate بھی درخواست کے ساتھ بھجوائی جائے۔

۴۔ امیر جماعت / صدر جماعت مقامی اور لوکل انجمن کی سفارش اور چال چلن کے بارے میں تصدیق شامل کی جائے۔

۵۔ اپنی عمر کا سرٹیفکیٹ بھی شامل کیا جائے۔ ۶۔ پہلے ملازم ہونے کی صورت میں سابقہ تجربہ۔

۷۔ امیدوار اُردو پڑھنا لکھنا جانتا ہو۔ ۸۔ درخواست میں یہ وضاحت ہو کہ اُمیدوار کنوارہ یا شادی شدہ ہے۔ شادی شدہ ہونے کی صورت میں فیملی کے افراد کی تعداد۔

گریڈ

کارکن درجہ اول: 367 — 12 — 235 — 10 — 185

کارکن درجہ دوم: 320 — 10 — 200 — 8 — 160

دیگر مراعات مہنگائی الاؤنس (سروس کمیشن کے امتحان کے بعد) P.F. ۔ رہائش اور طبی سہولت میسر ہوں گی۔

خواہش احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں:۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب (پن: ۱۴۳۵۱۶)

ناظر اعلیٰ قادیان

قرآن مجید مترجم بزبان انگریزی مع متن شائع ہوگیا!

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے ترجمہ قرآن مجید انگریزی مع عربی متن کا نیا شائع شدہ ایڈیشن کلکتہ سے طبع ہو کر قادیان میں آچکا ہے۔ اس قرآن مجید انگریزی میں خوبی یہ ہے کہ عربی متن کا لحاظ کرتے ہوئے اسے دائیں طرف سے شروع کیا گیا ہے۔ نیز قرآن مجید ہر لحاظ سے نہایت دیدہ زیب اور عمدہ ہے۔ اس کا سائز کتابی یعنی ۲۰×۳۰/۱۶ اور وزن صرف ۳۷۵ گرام ہے۔ اُوپر کی جلد نہایت مضبوط اور خوبصورت ہے۔ ہر شخص اس قرآن مجید کو سفر و حضر میں اپنے ہمراہ رکھ کر فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اس ایڈیشن میں کاغذ وہ استعمال کیا گیا ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے "قرآن پیپر" کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔ قرآن مجید کُل ۶۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور آخر میں ۳۷ صفحات پر مشتمل انڈیکس بھی لگایا گیا ہے۔ جس میں سے مضامین بآسانی تلاش کئے جاسکتے ہیں۔

جماعتوں اور احباب کو جتنی تعداد میں قرآن مجید کی ضرورت ہو وہ دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ ہدیہ فی نسخہ صرف پندرہ روپیہ رکھا گیا ہے۔ اخراجات ڈاک بذمہ خریدار ہوں گے جو اندازاً چار روپے فی نسخہ ہوں گے۔ ایک سے زائد نسخے منگوانے کی صورت میں ڈاک خرچ کم ہوگا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

فہرست نمبر ۲۴

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت احمدیہ بیج بہاڑہ کشمیر

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعتِ احمدیہ بیج بہاڑہ (کشمیر) کے انتخاب کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی یکم اپریل ۱۹۸۰ء تک کیلئے نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

صدر جماعت و قاضی: مکرم سید محمد شاہ صاحب تیقی — سیکرٹری مال و ضیافت: مکرم سید عبد الماجد صاحب رضوی۔

سیکرٹری جوبلی فنڈ: مکرم سید بشارت احمد صاحب — سیکرٹری امور عامہ: مکرم غلام نبی صاحب۔

اعلانِ نکاح

محترمہ امۃ النعیم صاحبہ (دختر مکرم اکبر حسین صاحب مرحوم) ساکن حیدرآباد کے نکاح کا اعلان مکرم مظفر احمد صاحب (ولد مکرم بشیر احمد صاحب) ساکن حیدرآباد کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار ایک صد روپیہ حق مہر ۲۷ مئی ۱۹۷۸ء کو مسجد مبارک، قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمایا۔ مکرم بشیر احمد صاحب نے اعانتِ بدر مبلغ ایک صد روپیہ دیا۔ احباب اس رشتہ کے فریقین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار: ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ (وکیل المال)

درخواستِ دُعا

(۱) مکرم ڈاکٹر عبد المنان صاحب نیویارک (امریکہ) نے تحریر کیا ہے کہ ان کی محکمانہ ترقیات کے راستہ میں بعض مشکلات حائل ہیں۔ ان مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعا فرمائی جائے۔ (ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

(۲) مکرم ابرار احمد صاحب شاہد مغربی جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مناسب ملازمت عطا فرمائی ہے۔ رہائش وغیرہ کے لحاظ سے کچھ مشکلات ہیں ان کے ازالہ کے لئے نیز دینی و دنیوی ترقیات کے لئے وہ جملہ احباب جماعت سے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔ (خاکسار: محمد کریم الدین شاہد قادیان)

خط و کتابت کرتے ہوئے اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کیجئے